تلخیص برائے پی ایچ ڈی

مقالہ نگار: جاوید احمد ڈار
نگراں: پروفیسر احمد محفوظ
شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
اکتوبر۔ ۲۰۱۶ء

اردو میں طنزیہ شاعری

اس میں شک نہیں کہ اردو کی طنزیہ ومزاحیہ شاعری میں ''اودھ پنچ'' ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کہ اس کے اجرا سے طنز ومزاح کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ دور جیسا کہ اس اخبار کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ اردو ادب پر انگریزی اثرات کے آغاز کا مظہر ہے اور اسی مقام سے ہماری شاعری میں طنز ومزاح کے نقوش نمایاں طور پر ابھرے اور اپنی مختلف کیفیتوں سے اثر انداز ہوتے نظر آتے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اودھ پنچ کے اس دور سے بالکل مختلف ہے جو کم وبیش ڈیڑھ سو سال پر محیط ہے۔ لیکن ان واقعات وحادثات کے باوجود بھی ملک کے باشندے سیاسی یا سماجی طور پر بیدار ہونے میں ناکام رہے، شاید اس کی وجہ وہ شکست خوردہ ذہنیت تھی جو قومی کردار پر مسلط ہو چکی تھی۔ نادر شاہ کے حملے، مغلیہ سلطنت کا زوال وغیرہ وہ اسباب تھے جس کی وجہ سے دلوں پر ناامیدی ونامرادی اور مایوسی ودنیا بے زاری کے اثرات چھا گئے۔ چونکہ اس دور کا بیشتر ادب شاعرانہ کاوشوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں، لہذا اس دور کے شعرا کے اشعار میں قنوطیت کی موجوں کو متحرک دیکھا جا سکتا ہے۔

ابتدا سے اودھ پنچ تک اردو شاعری میں طنز ومزاح کے عناصر مغربی اثرات سے ملوث نہیں تھے بلکہ اردو شاعری نے فارسی سے اثرات قبول کئے اور فارسی کے زیر اثر ہجو واعظ وناصح سے چھیڑ چھاڑ، رندی وسرمستی کے تصورات تو فارسی سے ہی مستعار لئے گئے تاہم حقیقت یہ بھی ہے کہ اردو میں یہ تصورات صرف فارسی کی تقلید میں ہی نہیں آئے بلکہ سیاسی، سماجی اور اقتصادی حالات میں بھی ان کو ابھارنے میں اہم رول ادا کیا۔ اس کے بعد اردو طنزیہ ومزاحیہ شاعری کے ایک نئے دور کا آغاز تب ہوا جب ۱۸۷۷ء میں منشی سجاد حسین کی ادارت میں ''اودھ پنچ'' معرض وجود میں آیا۔ اودھ پنچ نے جہاں مغرب کی اندھادھند تقلید کو ہدف طنز بنایا وہیں اپنی معاشرت کے زوال پذیر عناصر کا مضحکہ بھی اڑایا اور یوں فضا کو اعتدال پر لانے کی بھرپور کوشش کی۔

اردو شاعری کے جدید دور میں طنز و مزاح نگار مغربی تہذیب و تمدن کو نشانہ طنز بنانے کے بجائے زندگی و سماج کے چھپے ہوئے ناسوروں پر حملہ آور ہونے لگے اور سماجی و سیاسی بے اعتدالیوں پر طنز کے نشتر چلانے لگے۔ یہاں تک کہ جب زندگی کا ہر ایک پہلو ان کے طنزیہ حملوں کی زد میں آئے تو ان کی طنز کی نشتریت کو بڑی سختی سے محسوس کیا گیا اور جہاں تک اردو کی طنزیہ شاعری کا تعلق ہے اردو کے طنزیہ شاعری میں اپنی اپنی سطح سے سماجی شعور سے کام لیتے ہوئے سماج، ثقافت، زندگی، زمانہ اور ادب و فن وغیرہ کے بارے میں طنزیہ لب و لہجہ میں اپنے نظریات و تصورات بیان کیے۔ میں نے اپنے مقالہ میں اسی حقیقت کو گرفت میں لینے کی کوشش کی ہے جو پانچ ابواب میں منقسم ہے۔

پہلا باب: شعر و ادب میں طنز و مزاح کی نوعیت اور اہمیت

اس باب میں پہلے طنز کی تعریف نیز طنز کا مقصد اور پھر مزاح پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے بعد طنز و مزاح کے درمیان کیا فرق ہے، اس کے محرکات و عوامل کیا ہیں، پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

دوسرا باب: اردو میں طنزیہ شاعری کی روایت

اس باب میں طنز کی ابتدا کہاں اور کیسے ہوئی اور قدیم یونان اور انگریزی طنز نگاری کیا صورت حال تھی اور پھر اردو میں طنزیہ شاعری کیسے وجود میں آئی، غرض یہ کہ اس باب میں طنزیہ شاعری کی اس روایت کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

تیسرا باب: اودھ پنچ سے پہلے کا عہد

چونکہ ابتدا سے اودھ پنچ تک اردو شعر و ادب پر زیادہ تر فارسی کا ہی اثر رہا ہے اور فارسی شاعری کی جو خصوصیات تھی وہ اردو شاعری میں بھی منتقل ہونے لگی۔ اس سلسلے میں میر جعفر زٹلی کے احتجاجی شعور سے نظیر اکبرآبادی کے اجتماعی شعور تک اور غالب کا قنوطیت پسندی کی کے باوجود ایک تبسم زیرلب سے حالی و شبلی کے ہنگامی واقعات تک۔ اس باب میں ان حالات پر بحث کی گئی ہے۔

چوتھا باب: اودھ پنچ سے وابستہ نمائندہ شعرا

اس باب میں اودھ پنچ سے وابستہ جو شعرا تھے اور جنہوں نے سیاسی، سماجی، مذہبی، اخلاقی اور تعلیمی مسائل پر طنز کے تیز نشتر چلائے یہاں تک کہ اپنی معاشرت کی خامیوں کو نمایاں کیا۔ انہی خصوصیات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

پانچواں باب: اردو طنزیہ شاعری کا جدید دور

دور جدید کے شعرا نے زندگی اور سماج کے چھپے ہوئے ناسوروں پر تیز نشتر چلانے کا جب آغاز کیا تو ان کی طنز کی چبھن کو بڑی سختی سے محسوس کیا گیا۔ اس دور میں شعرا کی ایک خاصی تعداد سامنے آتی ہے جن کے یہاں سماج، ثقافت، زندگی، زمانہ وغیرہ کے بارے میں طنزیہ لے کافی حد تک نمایاں ہے اس کی پوری تفصیل مقالہ کے اس آخری باب میں بیان ہوئی ہے۔